’’دنیا کی پہلی کشتی(boat) ‘‘

ہزاروں سال پہلے کی بات ہے، اللہ کریم کے نبی حضرت نوح عَلَیۡہِ السَّلَام دنیا میں موجود تھے۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَاماپنی قوم(nation) کو اسلام کی طرف بلاتے اور نیک کاموں پر لانے کی کوششوں(effort) کرتےتھے۔ 950 سال تک آپ عَلَیۡہِ السَّلَام اللہ کریم کا پیغام پہنچاتے رہے (یعنی لوگوں کو مسلمان ہونے کا کہتے رہے)لیکن80 لوگوں کے علاوہ (other)کوئی بھی مسلمان نہ ہوا۔ جب آپ عَلَیۡہِ السَّلَام نے یہ سمجھ لیا کہ اب یہ مسلمان نہ ہونگے تو آپ نے اللہ کریم سے قوم کے خلاف(against) دعا کی، اللہ کریم نے آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کو ایک کشتی(boat) بنانے کا حکم دیا اور آپ کی قوم پر آنے والے طوفان (storm)کی خبر دی ۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَامنے ایمان لانے والوں (یعنی مسلمانوں)کے ساتھ مل کر **’’ دنیا کی پہلی کشتی ‘‘**بنانے کا کام شروع کر دیا۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کی قوم کے بُرے لوگ آپ عَلَیۡہِ السَّلَامکو طرح طرح سے تنگ(tease) کرتے تھے لیکن آپ عَلَیۡہِ السَّلَامصبر(patience) کرتے رہے اور کشتی مکمل کرنےمیں لگے رہے۔

طوفان کے آنے کی نشانی(sign) یہ بتائی گئی تھی کہ حضرت نوح عَلَیۡہِ السَّلَام کے گھر کے تندورoven (clay جس میں روٹی پکاتے ہیں)سے پانی باہر آئے گا۔ ایک دن حضرت نوح عَلَیۡہِ السَّلَامنے پانی دیکھا تو پرندوں، جانوروں اور مسلمانوں کو کشتی میں بیٹھنے کا حکم دیااور سب کشتی میں بیٹھ گئے۔ اتنی تیز بارش ہونے لگی کہ زمین کئی جگہوں سے پھٹ گئی اور اس میں سے بھی پانی نکلنے لگا، چالیس(40) دن تک یہ بارش ہوتی رہی، یہاں تک کہ اونچے اونچے پہاڑبھی چالیس 40 گز تک پانی میں ڈوب گئے، کشتی میں موجود انسانوں اور جانوروں کے علاوہ (other)کوئی بھی زندہ نہ رہا۔

اس حکایت(واقعے) سے ہمیں پتا چلا کہ نبی (عَلَیۡہِ السَّلَام)کی نافرمانی (disobedienceیعنی بات نہ ماننے) میں نقصان ہی نقصان ہے اور ان کا حکم ماننے والا کامیاب(successful) ہوتا ہے۔

یہ کشتی کیسی تھی؟:

یہ کشتی 300 گز لمبی(300 yards long)، 50 گز چوڑی(50 yards wide) اور 300 گز اونچی (300 yards high)تھی کشتی میں 3 منزلیں بنائی گئی تھیں(یعنی اس کے three levels تھے)*سب سے نیچے والی منزل (ground floor)پرندونوغیرہ کے لیےتھی*درمیانی منزل(middle floor) جانوروں کے لیے *جبکہ سب سے اوپر والی منزل(highest floor)انسانوں کے لیے * یہ کشتی تقریباً 100 سال میں تیار ہوئی -(پ۱۲، ہود:۳۶تا۴۴ملخصاً) (دُرِّ منثور،ج۴،ص ۴۱۹تا۴۳۷، ملخصاً) (صاوی،ج۳،ص ۹۱۳تا۹۱۴، ملخصاً) (ماخوذاز عجائب القراٰن مع غرائب القراٰن، ص ۳۱۶تا۳۲۱)